سورة النساء

آیات ۲۴ - ۲۸

وَّ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمۡ
مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ
بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ
بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۲۴﴾ وَ مَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ
الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ
اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِكُمۡ ؕ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَ اٰتُوۡهُنَّ
اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ
اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَابِ ؕ
ذٰلِكَ لِمَنۡ خَشِىَ الۡعَنَتَ مِنۡكُمۡ ؕ وَ اَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَيۡرٌ لَّكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ ع
يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمۡ وَيَهۡدِيَكُمۡ سُنَنَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ وَيَتُوۡبَ عَلَيۡكُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ
عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۶﴾

سورۃ النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے
اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست۔

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام۔ داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت
اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسنِ معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولاد ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

اس قرآنی حصے کی اصطلاحات

- **محصنہ (جمع محصنات)** : محفوظ کی ہوئی عورتیں، قرآن میں یہ لفظ ۳ معانی میں آیا ہے:
  1. عقدِ نکاح میں محفوظ - پھر ان سے مراد شادی شدہ مسلمان عورتیں
  2. خاندان کے حصار میں محفوظ- پھر ان سے مراد خاندانی عورتیں، آزاد جو غلام یا کنیز نہ ہوں
  3. اچھے کردار کے حصار میں محفوظ- پھر اس سے مراد پاک دامن، پارسا عورتیں
- **باندی/کنیز/لونڈی** : قرآن مجید کی تعریف کی رو سے کنیز باندی سے مراد وہ عورت ہے جو راہ خدا کی جنگ میں گرفتار ہو کر مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ (گرفتاری کے بعد وہ اسلام قبول کر لے تو بھی باندی رہ سکتی ہے، لیکن پہلے سے مسلمان ہوں تو انہیں گرفتار کرکے باندی بنانا جائز نہیں ہے)- اسلام سے پہلے باندی بنانے کی کئی صورتیں رائج تھیں لیکن اسلام نے سب کو ختم کر دیا اور صرف ایک صورت (جنگ میں اسیر بن کر آنے والی عورت) کی اجازت دی
- **مُسَافِحات** : علانیہ زنا کرنے والی بدکار عورتیں
- **اِسْتَمْتاع**:کے معنی فائدہ آٹھانا، نفع چاہنا، نفع کی خواہش _ کسی شخص یا مال سے فائدہ اٹھانے کو استمتاع کہا جاتا ہے فقہی لحاظ سے یہ عورت سے ازداوجی تعلق قائم کرنے کے لیے آیا ہے
- **اُجور** : اجر کی جمع (معنی بدلہ، اجرت وغیرہ) قرآن میں یہ لفظ بیوی کے مہر کے لیے

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ ۚ وَاُحِلَّ لَـكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ - اور شادی شدہ خواتین (بھی)

أَحْصَنَ يُحْصِن ، إحصانًا - (IV)
حفاظت کرنا، بچانا، محفوظ کرنا

مُحْصَنة جمع مُحْصَنَات - محفوظ / مضبوط کی ہوئی

(1) شادی شدہ خاتون، (2) آزاد خاتون (3) پارسا، پاک دامن

مِنَ النِّسَآءِ - عورتوں میں سے

اِلَّا مَا - سوائے اس کے کہ جن کے

مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ - مالک ہوئے تمہارے داہنے ہاتھ

مِلک یمین: کنیز، باندی، لونڈی

كِتٰبَ اللّٰهِ - اللہ کا لکھا ہوا ہوتے ہوئے

عَلَيۡكُمۡ - تم پر

وَاُحِلَّ لَـكُمۡ - اور حلال کیا گیا تمہارے لیے

مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ - جو اس کے علاوہ ہے

وَرَاء: آگے ہونا، پیچھے ہونا، علاوہ، سوا

اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ‌ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً‌ ؕ

اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ - کہ تم چاہو (ان کو) اپنے مال سے

اِبْتَغٰی یَبْتَغِي ، ابتِغاءً چاہنا
(VIII)

مُّحۡصِنِيۡنَ - حفاظت کرنے والے ہوتے ہوئے

غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ - بدکاری نہ کرنے والے ہوتے ہوئے

سَفَحَ ، سَفْحًا : خون یا آنسو...بہانا

سَافَحَ یُسَافِحُ ، سِفَاحًا : ایک دوسرے سے بڑھ کر بہانا، بدکاری کرنا (III)

سَفَّاح : بہت خون بہانے والا، ظالم

سِفَاح : بدکار، زانی

فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ - پھر جو تم نے فائدہ حاصل کیا

اِستَمتَعَ یَسْتَمْتِعُ ، اِسْتِمْتَاعًا
نفع اٹھانا، فائدہ اٹھانا (X)

بِهٖ مِنۡهُنَّ - جس سے ان میں سے

فَاٰتُوۡهُنَّ - تو تم دو ان کو

اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً - ان کے مہر مقرر کیے ہوئے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۲۴﴾

وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ - اور کوئی گناہ نہیں ہے تم پر

فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ - اس میں تم باہم راضی ہو جاؤ

بِهٖ - جس پر

مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ - فرض کے بعد

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ - بیشک اللہ ہے

عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا - جاننے والا حکمت والا

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ
اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

اور شوہر والی عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) سوائے ان (کافروں کی قیدی عورتوں) کے جو تمہاری مِلک میں آجائیں، (ان احکامِ حرمت کو) اللہ نے تم پر فرض کر دیا ہے، اور ان کے سوا (سب عورتیں) تمہارے لئے حلال کر دی گئی ہیں تاکہ تم اپنے اموال کے ذریعے طلبِ نکاح کرو پاک دامن رہتے ہوئے نہ کہ شہوت رانی کرتے ہوئے، پھر ان میں سے جن سے تم نے اس (مال) کے عوض فائدہ اٹھایا ہے انہیں ان کا مقرر شدہ مَہر ادا کر دو، اور تم پر اس مال کے بارے میں کوئی گناہ نہیں جس پر تم مَہر مقرر کرنے کے بعد باہم رضا مند ہو جاؤ، بیشک اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے

محمد اقبال

وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا
وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

And all married women (are forbidden unto you) save those (captives) whom your right hands possess. It is a decree of Allah for you. Lawful unto you are all beyond those mentioned, so that ye seek them with your wealth in honest wedlock, not debauchery. And those of whom ye seek content (by marrying them), give unto them their portions as a duty. And there is no sin for you in what ye do by mutual agreement after the duty (hath been done). Lo! Allah is ever Knower, Wise

وَّ الۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ

محرمات نکاح کی تفصیل ... (جاری)

- گزشتہ آیت میں ان عورتوں کی تفصیل بیان کی گئی تھی جن سے نکاح حرام اور باطل ہے (محرمات ابدیہ)
- ان کی تین قسمیں بیان ہوئی تھیں، اول وہ عورتیں جو نسب میں شریک ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔ دوم وہ عورتیں جو رضاعت یعنی دودھ پینے کی وجہ سے حرام ہیں۔ سوم، وہ جو علاقہ نکاح کی وجہ سے حرام ہیں۔
- اس آیت میں ایک چوتھی قسم عورتوں کی بیان فرمائی گئی کہ جن سے نکاح حرام ہے اور وہ محصنات ہیں یعنی شوہر دار عورتیں یعنی جو عورتیں کسی کے نکاح میں ہیں (لیکن یہ دائمی حرام نہیں ہیں)
- یہ عورتیں اس وقت تک حرام ہیں جب تک وہ کسی کے عقد نکاح میں ہیں اور ان کے شوہر زندہ ہیں
- ان عورتوں کو طلاق ہو جانے یا بیوہ ہو جانے اور ان کی عدت گذرنے کے بعد ان سے نکاح جائز ہے
- وہ عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کہ شرعاً مسلمانوں کے قبضہ میں مملوکہ باندی (Captive) ہو کر آئیں (اگرچہ انکے شوہر دارالکفر میں زندہ ہی ہوں، دارالاسلام میں آنے کے بعد ان کے نکاح ٹوٹ گئے)
- لونڈیوں کے بارے میں اسلامی (وفقہی) احکامات آگے اضافی مواد کے حصے میں

وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ ؕ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً ؕ

بیان کردہ محرمات کے علاوہ سب رشتے مباح

- نکاح کی حرمت کے یہ الٰہی احکامات قطعی ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی
- ان بیان کردہ حرمات کے علاوہ جتنی عورتیں ہیں وہ سب مسلمانوں کے لیے حلال ہیں، لیکن دو شرائط کی پابندی ضروری ہے:
- پہلی شرط یہ ہے کہ جس عورت سے تم نکاح کرنا چاہو اس کا مہر ضرور مقرر کرو۔ اگر کسی نے مہر مقرر نہ کیا تو پھر اسے وہ مہر ادا کرنا ہوگا جو اس جیسی لڑکیوں کا مہر مقرر کیا جاتا ہے (اس کے خاندان میں)، اسے مہر مثل کہا جاتا ہے
- دوسری شرط یہ ہے کہ نکاح سے مقصود عورت کو اپنی حمائیت و حفاظت میں لینا ہو، یعنی نکاح کرنے والا اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ نکاح دراصل ایک قلعہ تعمیر کرنا ہے۔ جس میں میں ہمیشہ اپنی بیوی کی عفت وعصمت کی حفاظت کرے گا اور اپنے بچوں کی تربیت کرے گا۔ اس سے مقصود کوئی شہوت رانی اور وقتی تلذذ اور جنسی آسودگی نہ ہو

قرآن کی اس دوسری شرط کی بدولت وہ تمام نکاح ناجائز ٹھہرتے ہیں جو جز وقتی ہوں یا ایک مقرر مدت تک ہوں یا جس نکاح کے منعقد کرتے وقت نیت یہ ہو کہ اتنے عرصے کے بعد طلاق دے دوں گا

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ......

اس آیت کے احکامات

- شوہر والی عورتیں (خواہ مسلمان نہ بھی ہو)، کے ساتھ شادی کرنے کی حرمت
- اللہ تعالیٰ کا ازدواج اور جنسی تعلقات کے بارے میں الٰہی احکام و قوانین کی پابندی کرنے کی ضرورت پر زور
- شوہر دار، مذکورہ محارم کے علاوہ دوسری تمام عورتوں سے شادی کرنے کی اجازت اور جواز
- اسلام میں شادی اور جنسی روابط سے متعلق احکام و قوانین کا دوسرے تمام ادیان کے احکام و قوانین سے مختلف ہونا
- ازدواجی تعلقات اور شادی کیلئے عقد نکاح کی شرائط میں سے ایک، مہر کے عنوان سے کچھ مال کا تعیین ہے
- فحشاء (زنا وغیرہ) اور بے حیائی کے کاموں میں مال وثروت خرچ کرنے کی حرمت
- نکاح کے حقیقی مقصد کا تعین
- اسلام کا عورتوں کے اقتصادی حقوق اور معاشرتی حقوق کی حمایت کرنا
- جنسی مسائل اور ازدواج سے متعلق احکام و قوانین کا سرچشمہ علم و حکمت الٰہی ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ - اور جو طاقت نہیں رکھتا

مِنْكُمْ طَوْلًا - تم میں سے بلحاظ دولت کے

طول - درازی کے معنی میں (طوالت)، پھر اس میں وسعت، مقدرت اور فضل کے معنی

قَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ

اَنْ يَّنْكِحَ - کہ وہ نکاح کرے

الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ - مسلمان خاندانی عورتوں سے

فَمِنْ مَّا - تو وہ جن کے

مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ - تمہارے داہنے ہاتھ

مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ - تمہاری مسلمان لونڈیوں میں سے

فَتَيَات ، فَتَاة - نوجوان عورت (کنیز، خادمہ)

فِتْيَةٌ - نوجوان مرد (خادم، ملازم مرد، نوکر)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِکُمۡ ؕ بَعۡضُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَانۡکِحُوۡھُنَّ بِاِذۡنِ اَھۡلِھِنَّ وَاٰتُوۡھُنَّ اُجُوۡرَھُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ - اور اللہ خوب جانتا ہے

بِاِیۡمَانِکُمۡ - تمہارے ایمان کو

بَعۡضُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ - تمہارے بعض بعض سے ہیں (تم سب آدم کی اولاد سے ہو)

فَانۡکِحُوۡھُنَّ - پس تم لوگ نکاح کرواں سے

بِاِذۡنِ اَھۡلِھِنَّ - ان کے مالکوں کی اجازت سے

وَاٰتُوۡھُنَّ اُجُوۡرَھُنَّ - اور تم دو ان کو ان کے حق مہر

بِالۡمَعۡرُوۡفِ - بھلے طریقے سے

مُحۡصَنٰتٍ - قید (نکاح) میں آنے والیاں

غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ

غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ - نہ کہ بدکاری کرنے والیاں ہوتے ہوئے

وَّلَا مُتَّخِذٰتِ - اور نہ بنانے والیاں ہوں

(ا خ ذ) اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخاذًا ۔ بنانا، پکڑنا

(VIII)

مُتَّخِذ ۔ بنانے والا، پکڑنے والا

مُتَّخِذَة ۔ بنانے والی، پکڑنے والی

مُتَّخِذَاتِ ۔ بنانے والیاں

اَخۡدَانٍ - چوری چھپے دوستی

اَخۡدَان، خِدۡن کی جمع (چھپا، پوشیدہ دوست)

جنسی خواہش پوری کرنے کے لیے چھپا دوست

فَاِذَاۤ اُحۡصِنَّ - پس جب نکاح میں آجائیں

فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ - پھر اگر وہ کریں (لائیں) کوئی بے حیائی

فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ - تو ان پر ہے اس کا آدھا

مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ - جو خاندانی خواتین پر ہے

مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾

مِنَ الْعَذَابِ - سزا میں سے

ذٰلِكَ - وہ (یعنی کنیز سے شادی کرنا)

لِمَنْ خَشِيَ - اس کے لیے ہے جو ڈرے

الْعَنَتَ مِنْكُمْ - گناہ میں پڑنے سے تم میں سے

عَنَتَ یَعْنَتُ ، عَنَتًا گناہ میں پڑنا، مشکل میں پڑنا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم

وَاَنْ تَصْبِرُوْا - اور اگر تم صبر کرو

خَيْرٌ لَّكُمْ - (تو یہ) زیادہ بہتر ہے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - اللہ بے انتہا بخشنے والا ہے ہر حال میں رحم کرنے والا ہے

وَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ
بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ
اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ
الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾

If any of you have not the means wherewith to wed free believing women, they may wed believing girls from among those whom your right hands possess: And Allah hath full knowledge about your faith. Ye are one from another: Wed them with the leave of their owners, and give them their dowers, according to what is reasonable: They should be chaste, not lustful, nor taking paramours: when they are taken in wedlock, if they fall into shame, their punishment is half that for free women. This (permission) is for those among you who fear sin; but it is better for you that ye practise self-restraint. And Allah is Oft-forgiving, Most Merciful.

اور جو شخص تم میں سے اتنی مقدرت نہ رکھتا ہو کہ خاندانی مسلمان عورتوں
(محصنات) سے نکاح کرسکے اسے چاہیے کہ تمہاری اُن لونڈیوں میں سے کسی کے
ساتھ نکاح کرلے جو تمہارے قبضہ میں ہوں اور مومنہ ہوں اللہ تمہارے ایمانوں کا
حال خوب جانتا ہے، تم سب ایک ہی گروہ کے لوگ ہو، لہٰذا اُن کے سرپرستوں کی
اجازت سے اُن کے ساتھ نکاح کرلو اور معروف طریقہ سے اُن کے مہر ادا کردو، تاکہ
وہ حصار نکاح میں محفوظ (محصنات) ہو کر رہیں، آزاد شہوت رانی کرتی پھریں اور نہ
چوری چھپے آشنائیاں کریں پھر جب وہ حصار نکاح میں محفوظ ہو جائیں اور اس کے بعد
کسی بد چلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اُس سزا کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو خاندانی
عورتوں (محصنات) کے لیے مقرر ہے یہ سہولت تم میں سے اُن لوگوں کے لیے
پیدا کی گئی ہے جن کو شادی نہ کرنے سے بند تقویٰ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو لیکن
اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے، اور اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

محمد اقبال

وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ

لونڈی سے نکاح کی اجازت اور اس کی شرائط

- ان آیات کے نزول کے وقت مسلمانوں کی مالی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔ ہر آدمی آزاد خاندانی عورت سے نکاح کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ کہ آزاد خاندانی عورت کا حق مہر بھی زیادہ، اس کی زندگی کے باقی اخراجات کی کفالت بھی اس کے خاندانی مالی حالات کے مطابق ہو گی
- دوسری طرف اسلام نے برائی کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں، دلوں میں احساسات کو بیدار کر دیا ہے۔ جو نکاح کرنے پر قادر نہیں وہ گناہ کی زندگی بھی اختیار نہیں کر سکتا۔ یہ سہولت اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے
- وہ شخص پھر لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے اور اِس میں اُس کے حق مہر اور اُس کے اخراجات میں تخفیف ہو گی
- اس سلسلے میں شرط عائد کی گئی ہے وہ مومنہ ہونے کی ہے۔ کافر لونڈی سے نکاح نہیں ہو سکتا۔
- اس ضمن میں جو وسواس پیدا ہو سکتے تھے انہیں موضوع بنا کر ان شبہات کا ازالہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ لونڈی (غلام/کنیز) ہے تو کیا ہوا، ایمان والی ہے (ہو سکتا ہے اس کا ایمان آزاد عورتوں سے بھی زیادہ ہو۔ اسے حالات نے یہاں پہنچایا ہے۔ جہاں تک جنس و نسل کا تعلق ہے تو حقیقت میں ہم سب آدم کی اولاد ہیں۔ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ کا اشارہ) ۔ لہٰذا لونڈیوں سے نکاح کرتے ہوئے تمہیں ہرگز تامل نہیں ہونا چاہیے

فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ

- لونڈیوں سے نکاح کرتے وقت البتہ ایمان کے ساتھ ساتھ مزید تین باتوں کا لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے

1. جس لونڈی سے تم نکاح کرنا چاہتے ہو تم نکاح کی بات چیت اس کے مالک اور اس کے آقا سے کروگے۔ وہ اگر اجازت دے تو نکاح ہوگا اور اگر اجازت نہ دے تو نکاح نہیں ہو سکتا
2. آزاد عورت کی طرح لونڈی کا بھی حق مہر ہے اور اس کا ادا کرنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔ اس لیے اگر نکاح کرلو تو ان کے مہر بھی فرض سمجھ کر ادا کرو۔ مہر کی کمیت میں فرق ہو سکتا ہے لیکن اس کے فرض ہونے میں کوئی فرق نہیں۔ اس لیے اگر تم اس کا مہر ادا کرنے کی نیت نہیں رکھتے تو پھر اس نکاح کا بھی کوئی جواز نہیں۔
3. ان کو نکاح میں لانے کے لیے بھی تمہارے ارادے پختہ اور نیک ہونے چاہئیں۔ ان کے ساتھ نکاح انھیں جذبات کے ساتھ کیا جائے جن جذبات کے ساتھ ایک آزاد عورت کے ساتھ کیا جاتا ہے یعنی بیوی کو نکاح میں لا کر عفت و عصمت کا ایک حصار تیار کرنا ہے اور لونڈی کو بھی یہ بات اچھی طرح دل و دماغ میں اتارنی ہے کہ میں شوہر کی حمائیت اور حفاظت میں جارہی ہوں۔ میرا اس کے ساتھ زندگی بھر کا رشتہ ہے، اب وہی میری عزت کا محافظ ہے اور میں اس کی پرائیویسی (Privacy) کی محافظ ہوں۔ اس نکاح سے مقصود محض عیاشی کرنا نہ ہو اور نہ ایسا ہے کہ نکاح کرنے والی لونڈیاں چھپ چھپ کر آشنائی کرنے والی ہوں، نہایت پاکیزہ جذبات کے ساتھ یہ رشتہ وجود میں آنا چاہیے

فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَ اٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ مُحۡصَنٰتٍ غَيۡرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخۡدَانٍ ۚ

- کسی لونڈی سے نکاح کے بعد اب وہ محصنہ بن گئ ہے اب وہ اپنے شوہر کی حفاظت میں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کا ایک تعلق اپنے آقا سے بھی ہے۔اس کا نکاح ہو جانے کے بعد آقا اس سے تمتع نہیں کر سکتا لیکن خدمت و کام کاج کے لیے اسے طلب کر سکتا ہے
- اس لحاظ سے کبھی وہ اپنے خاوند کے گھر میں ہو گی اور کبھی اپنے آقا کے گھر میں، خاندان کا وہ تحفظ جو ایک عورت کی جائے پناہ ہوتا ہے اور ماں باپ کا گھر جو اس کے لیے جنت ہوتا ہے وہ یقیناً اس کو میسر نہیں
- لیکن اسے اب ایک پناہ گاہ مل گئ ہے۔اس وجہ سے اب اس کے طور اطوار ہر طرح سے ایک مومنہ عورت کے ہونے چاہئیں۔ جس میں کسی بداخلاقی کا کوئی جواز نہیں۔ لیکن اس کے بعد بھی اگر وہ کوئی بدکاری کا ارتکاب کرتی ہے تو اب چونکہ وہ مسلمان معاشرے کا ایک فرد بن گئ ہے۔ اسے برائی کے لیے آزاد نہیں چھوڑا جا سکتا، اب اسے سزا ملے گی
- فَاِذَآ اُحۡصِنَّ فَاِنۡ اَتَيۡنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيۡهِنَّ نِصۡفُ مَا عَلَى الۡمُحۡصَنٰتِ مِنَ الۡعَذَاب
- چونکہ لونڈی کو ایک آزاد عورت جیسا خاندانی تحفظ حاصل نہیں اور اس کی ذمہ داری دو گھروں میں تقسیم ہونے کے باعث اس تحفظ کو اور بھی کمزور کر چکی ہیں۔ اس لیے اللہ کی صفت عدل نے اس کی اس کمزوری پر رحم فرمایا اور اس کی سزا میں تخفیف کر دی اور حکم دیا کہ اس کی سزا ایک غیر شادی شدہ آزاد لڑکی سے نصف ہونی چاہیے یعنی اسے پچاس کوڑے لگائے جائیں گے تاکہ وہ آئندہ کے لیے ایسی کسی برائی کا سوچ بھی نہ سکے

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۵﴾

- لونڈی سے شادی کرنے کی اجازت صرف ان لوگوں کو ہے جو آزاد خاندانی عورت سے نکاح کرنے کی مقدرت نہ رکھتے ہوں اور ساتھ ہی انھیں یہ بھی خطرہ ہو کہ اگر میں نے نکاح نہ کیا تو شائد میں بند تقویٰ کو ٹوٹنے سے نہ بچا سکوں، ممکن ہے کسی گناہ میں آلودہ ہو جاؤں
- اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ لونڈی سے نکاح کرنا کوئی فروتر بات ہے۔ نہیں! اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ وہ لونڈی اپنے آقا کی بھی خدمت کرے گی اور اپنے شوہر کی بھی۔ عین ممکن ہے کہ اس کا شوہر اس منقسم زندگی سے مطمئن نہ رہے اور اس کا اس کے آقا کے پاس جانا اسے اچھا نہ لگے اور یہی چھوٹی چھوٹی باتیں اس کی آسودگی کے لیے پھانس بن جائیں۔ اس لیے فرمایا: اگر تم صبر کرو اور اچھے حالات کا انتظار کرو تو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ اللہ بخشنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے۔

- غلام اور لونڈیاں ۔اسلام کے اپنے نظام معاشرت کا کوئی جزو نہیں ہیں
- اسلام کے ظہور کے وقت یہ چیز اس وقت کے بین الاقوامی حالات اور اسیران جنگ کے مسئلے کے ایک حل کی حیثیت سے پہلے سے موجود تھی جس کو اسلام نے گوارا کر لیا
- اسلام اس کو اگر یک طرفہ طور پر اپنے ہاں ختم کر دیتا تو اس سے مسلمانوں کے معاشرے کے اندر بھی نہایت سخت قسم کی افراتفری پھیل جانے کا اندیشہ تھا اور دشمن قومیں بھی اس سے غلط قسم کا فائدہ اٹھا سکتی تھیں۔ اس کو مکمل طور پر ختم کر دینے کے لیے ضروری تھا کہ پہلے بین الاقوامی سطح پر لوگوں کے اندر انسانی مساوات کا شعور بیدار ہو

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾

يُرِيْدُ اللّٰهُ - چاہتا ہے اللہ

لِيُبَيِّنَ لَكُمْ - کہ وہ خوب واضح کرے تمہارے لیے

بَيَّنَ يُبَيِّنُ ، تَبْيِيْنًا۔ واضح کرنا (II)

وَيَهْدِيَكُمْ - اور یہ کہ وہ ہدایت دے تم کو

سُنَنَ الَّذِيْنَ - ان (لوگوں) کے طریقوں کی جو

سُنَن ، سُنَّةٌ ۔ کی جمع (طریقہ، راستہ)

مِنْ قَبْلِكُمْ - تم سے پہلے (گزرے) ہیں

وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ - اور یہ کہ وہ تمہاری توبہ قبول کرے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ - اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ہے

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اُن طریقوں کو واضح کرے اور اُنہی طریقوں پر تمہیں چلائے جن کی پیروی تم سے پہلے گزرے ہوئے صلحاء کرتے تھے وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ علیم بھی ہے اور دانا بھی

Allah doth wish to make clear to you and to show you the ordinances of those before you; and (He doth wish to) turn to you (In Mercy): And Allah is All-knowing, All-wise.

محمد اقبال

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ - اور اللہ چاہتا ہے

اَنْ يَّتُوْبَ - کہ وہ (رحمت کے ساتھ) متوجہ ہو

عَلَيْكُمْ - تم پر

وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ - اور چاہتے ہیں وہ لوگ جو

يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ - پیروی کرتے ہیں خواہشات کی

اَنْ تَمِيْلُوْا - کہ تم لوگ جھک جاؤ (گناہ کی طرف)

مَيْلًا عَظِيْمًا - بہت زیادہ بھٹکنا

مَالَ يَمِيْلُ ، مَيْلًا
ہٹ جانا، جھک جانا

تَمِيْلُوْا - اصل میں تَمِيْلُوْنَ تھا) اَنْ کی وجہ سے ن گر گیا

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۟ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا
مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾

ہاں، اللہ تو تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ خود اپنی
خواہشات نفس کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے ہٹ کر
دور نکل جاؤ

Allah doth wish to Turn to you, but the wish of those who follow their lusts is that ye should turn away (from Him),- far, far away.

محمد اقبال

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۲۷

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

- یہاں تین آیات میں احکام شریعت کے ضمن میں فلسفہ و حکمت کا بیان ہو رہا ہے۔ احکام شریعت کو انسان اپنے اوپر بوجھ سمجھنے لگتا ہے۔ اسے جب حکم دیا جاتا ہے کہ یہ کرو اور یہ مت کرو تو آدمی کی طبیعت ناگواری محسوس کرتی ہے۔ اس لیے یہ آیات بطور تنبیہ و تذکیر آئی ہیں
- امتِ مسلمہ کے نام سے جو نئ امت تشکیل پارہی ہے اس کے حوالے سے سورۃ بقرۃ میں اور پھر سورۃ نساء میں یہاں تک معاشرت، تمدن اور تہذیب کی تشکیل و تعمیر کے لیے ہدایات جاری تھیں ان سب کی طرف بحیثیت مجموعی اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جارہا ہے کہ یہ معاشرت، اخلاق اور تمدن کے وہ قوانین ہیں جن پر قدیم ترین زمانہ سے ہر دور کے انبیاء اور ان کے صالح پیرو عمل کرتے چلے آئے ہیں
- یہ اللہ کی عنایت و مہربانی ہے کہ وہ تم کو جاہلیت کی حالت سے نکال کر صالحین کے طریقہ زندگی کی طرف تمہاری رہنمائی کر رہا ہے
- لیکن جاہلیت (خواہ قدیم ہو کہ جدید) انسان کو شہوت کے راستے پر ہی دھکیلنا چاہتی ہے اور تہذیب و ثقافت کے نام پر انہیں حیوان بنا کر ان کے اندر سے شرافت، نجابت اور غیرت و حمیت کے تصورات ختم کرنا چاہتی ہے، جبکہ اسلام کے نزدیک اس کی معاشرتی ڈھانچہ (اس کا خاندانی و عائلی نظام) اس کی پہچان ہے

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

يُرِيْدُ اللّٰهُ - چاہتا ہے اللہ

اَنْ يُّخَفِّفَ - کہ وہ ہلکا کرے (دشواری کو)

عَنْكُمْ - تم سے

وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ -اور پیدا کیا گیا انسان کو

ضَعِيْفًا - کمزور

اللہ چاہتا ہے کہ تم پر سے بوجھ کو ہلکا کرے۔اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے

Allah doth wish to lighten your (difficulties): For man was created Weak

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

الٰہی احکامات میں رعایت و تخفیف

- اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ یہ معاشرتی احکامات کا مقصد بوجھ ڈالنا نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد تو وہ بوجھ ہلکے کرنے ہیں جو انسانیت کی پیٹھ پر لدے ہیں
- ان احکامات کی عدم موجودگی اور عدم تنفیذ سے تو معاشرے میں گندگیاں پھیلیں گی، فساد برپا ہوگا، جھگڑے ہوں گے، بدگمانیاں ہوں گی۔ اور یوں ایک فساد اور انارکی پھیلے گی جو ایک صحت مند معاشرے کے لیے سم قاتل ہے
- اللہ تعالیٰ نے اسنان کو پیدا کیا ہے اور اس کو انسان کی کمزوری کا خوب علم ہے، اس لیے احکام شریعت میں اس کی سہولت کا خیال رکھا گیا ہے اور دین میں سختی نہیں برتی گئی۔

← وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ - اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی (الحج-۷۸)

← عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ... اس نے جان لیا کہ تم ہرگز اسکی طاقت نہیں رکھتے، سو اس نے تم پر مہربانی کی (المزمل ۲۰) - يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا (البقرہ-۱۸۵)

اضافی مواد

Reference Material

اسلام اور مسئلہ غلامی

- اسلام نے غلامی کے بارے میں ایک دیرپا اور دوررس حکمت عملی کے تحت ارتقائی اور تدریجی راہ وروش اختیار کی تاکہ اس کی جڑیں ایک غیر محسوس طریقے پر اکھاڑ پھینک دی جائیں اور معاشرہ کسی انارکی سے بھی بچ جائے
- غلامی کے خاتمے کے لیے اسلام نے قانون سازی کو بنیادی اہمیت نہیں دی اس لیے کہ اس تاریخی اور معاشرتی مسئلے کو محض قانون سازی سے حل کرنا بے نتیجہ اور بے فائدہ ہوتا۔ موجودہ دنیا میں انسانی حقوق کے حوالے سے عالمی، قومی اور ملکی سطح پر کوئی قوانین کی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن نسل پرستی کا بھوت اب بھی ان قوانین کا منہ چڑھا رہا ہے (امریکہ اور ہندوستان کی مثالیں سامنے ہیں)
- یہ بات انسانی تجربے سے ثابت شدہ ہے کہ قوانین اس وقت تک کلی طور موثر نہیں ہوتے جب تک لوگوں کی تطہیرِ نفس کا بھی شد ومد سے اہتمام نہ کیا جائے۔ (جس کا اسلام نے خاطر خواہ بندوبست کیا)
- اسلام نے غلامی کے خاتمے کے لیے جو اقدامات اٹھائے ان کے معاشرتی، معنوی، اخلاقی اور تاریخی اثرات کس قدر ہمہ جہت اور ہمہ گیر ثابت ہوئے تاریخ سے اس کی کوئی دوسری مثال لائی نہیں جا سکتی
- اسلام نے غلاموں کو جو معاشرے کا پسا ہوا (marginal) طبقہ تھا، معاشرے میں سمو (internalize) کردیا بجائے اس کے کہ وہ ہمیشہ marginal اور alien طبقے ہی رہتے - یہ اسی Internalization کا نتیجہ ہے کہ ہماری تاریخ میں باقاعدہ سلطنت غلامان قائم ہونے کی نوبت تک آگئی (جیسے مصر اور مسلم ہندوستان میں)
- اب اس بات کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ معاشرتی مسائل حل کرنے کا درست طریقہ انہیں internalize کرنا ہے جو اسلام نے صدیوں پہلے اس وقت کے سب سے بڑے معاشرتی مسئلے کے حل کے لیے کیا

اسلام نے معاشرے میں لونڈیوں اور غلاموں کی موجودگی کیوں برداشت کی؟

- اسلام کی آمد کے وقت عرب اور بیرون عرب دنیا بھر کا معاشرہ تمام اقسام کے غلاموں (اور لونڈیوں) سے بھرا ہوا تھا اور سارا معاشی و معاشرتی نظام مزدوروں اور نوکروں سے زیادہ ان غلاموں کے سہارے چل رہا تھا۔ اسلام کے سامنے پہلا سوال یہ تھا کہ یہ غلام جو پہلے سے چلے آرہے ہیں ان کا کیا کیا جائے۔ اور دوسرا سوال یہ تھا کہ آئندہ کے لیے غلامی کے مسئلے کا حل کیا ہے؟
- جو لوگ پہلے سے غلام چلے آرہے تھے ان کے بارے میں اسلام نے یکلخت لوگوں کے حقوق ملکیت ساقط نہیں کردیئے، کیونکہ اس سے نہ صرف یہ کہ پورا معاشرتی و معاشی نظام مفلوج ہوجاتا اور سخت خانہ جنگی ہوتی (جیسا کی امریکہ میں سخت خونریزی ہوئی اور سیاہ فام لوگوں کی ذلت کا مسئلہ پھر بھی باقی رہا)
- اس احمقانہ طریقِ اصلاح کو چھوڑ کر اسلام نے فَکّ رَقَبَہ کی ایک زبردست اخلاقی تحریک شروع کی اور تلقین و ترغیب، مذہبی احکام اور ملکی قوانین کے ذریعے سے لوگوں کو اس بات پر ابھارا کہ یا تو آخرت کی نجات کے لیے طوعاً غلاموں کو آزاد کریں، یا اپنے قصوروں کے کفارے ادا کرنے کے لیے مذہبی احکام کے تحت انہیں رہا کریں، یا مالی معاوضہ لے کر ان کو چھوڑ دیں۔
- اس تحریک میں نبی ﷺ نے خود 63 غلام آزاد کیے۔ آپؐ کی ازواج میں حضرت عائشہؓ کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد 67 تھی حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ نے اپنی زندگی میں 70 غلاموں کو آزاد کیا۔ حکیم بن حزامؓ نے 100، عبداللہ بن عمرؓ نے ایک ہزار، ذوالکلاع حمیریؓ نے آٹھ ہزار اور عبدالرحمن بن عوف نے تیس ہزار کو رہائی بخشی۔
- اس طرح سابق دور کے غلام خلفائے راشدین کا زمانہ ختم ہونے سے پہلے ہی تقریباً سب کے سب رہا ہو چکے تھے

اسلام نے معاشرے میں لونڈیوں اور غلاموں کی موجودگی کیوں برداشت کی؟

- اسلام نے دوسری قسم (آئندہ غلام بنانے کے معاملے) میں یہ کیا کہ غلامی کی سابقہ روایت اور شکل کو قطعی حرام اور قانوناً مسدود کر دیا کہ کسی آزاد آدمی کو پکڑ کر غلام بنایا اور بیچا اور خریدا جائے اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی آزاد کو پکڑ کر بیچے گا اس کے خلاف میں خود قیامت کے روز مدعی بنوں گا (بخاری)
- البتہ جنگی قیدیوں سے متعلق اسلام کا قانون یہ قرار پایا کہ جو لوگ جنگ میں گرفتار ہوں ان کو یا تو احسان کے طور پر رہا کر دیا جائے یا فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے یا دشمن کے مسلمان قیدیوں سے ان کا مبادلہ کر لیا جائے لیکن اگر یونہی رہا کر دینا جنگی مصالح کے خلاف ہو اور فدیہ وصول نہ ہوسکے اور دشمن اسیران جنگ کا مبادلہ کرنے پر بھی رضامند نہ ہو تو مسلمانوں کو حق ہے کہ انہیں غلام بنا کر رکھیں۔
- اس قسم کے غلاموں کے ساتھ انتہائی حسن سلوک اور رحمت و رافت کے برتاؤ کا حکم دیا، ان کی تعلیم و تربیت، انہیں سوسائٹی کے عمدہ افراد بنانے کی ہدایت کی، مختلف صورتیں ان کی رہائی کے لیے پیدا کی گئیں جن میں:

1. مالکوں سے مکاتبت (آزاد ہونے کا معاہدہ بصورتِ ادائیگی یا اجرت)
2. انہیں آزاد کرنے کی ترغیب اور اس کے متعدد مواقع جیسے مختلف گناہوں کے کفارے کی صورت میں ان کی رہائی، قتلِ خطا، جھوٹی قسم، بیوی کو ماں کہنے وغیرہ کی صورتوں میں غلاموں کو آزاد کرنا
3. اسلامی احکام (جیسے کسی لونڈی سے اولاد ہو اور وہ شخص انتقال کر جائے تو لونڈی خود بخود آزاد ہو جائے گی چاہے مالک نے وصیت کی ہو یا نہ کی ہو

لونڈیوں کے بارے میں اسلامی احکام

1. جو عورتیں جنگ میں گرفتار ہوں ان کو پکڑنے والے سپاہی ان کو رکھنے (یا ان سے جنسی تعلق قائم کرنے) کے مجاز نہیں اسلامی قانون یہ ہے کہ ایسی عورتیں حکومت کے حوالہ کردی جائیں گی۔ حکومت کو اختیار ہے کہ چاہے ان کو رہا کردے، چاہے ان سے فدیہ لے، چاہے ان کا تبادلہ ان مسلمان قیدیوں سے کرے جو دشمن کے ہاتھ آجائیں اور چاہے تو انھیں سپاہیوں میں تقسیم کردے۔ ایک سپاہی صرف اس عورت ہی سے تمتع کرنے کا مجاز ہے جو حکومت کی طرف سے باقاعدہ اس کی ملک میں دی گئی ہو

2. جو عورت جس شخص کے حصہ میں دی گئی ہو صرف وہی اس کے ساتھ تمتع کرسکتا ہے۔ کسی دوسرے کو اسے ہاتھ لگانے کا حق نہیں ہے۔ اس عورت سے جو اولاد ہوگی وہ اسی شخص کی جائز اولاد سمجھی جائے گی جس کی ملک وہ عورت ہے۔ اس اولاد کے قانونی حقوق وہی ہوں گے جو شریعت میں صلبی اولاد کے لیے مقرر ہیں۔ صاحب اولاد ہوجانے کے بعد وہ عورت فروخت نہ کی جاسکے گی اور مالک کے مرتے ہی وہ آپ سے آپ آزاد ہوجائے گی

3. جو عورت اس طرح کسی شخص کی ملک میں آئی ہو اسے اگر اس کا مالک کسی دوسرے شخص کے نکاح میں دے دے تو پھر مالک کو اس سے دوسری تمام خدمات لینے کا حق تو رہتا ہے لیکن ش جنسی تعلق کا حق باقی نہیں رہتا

4. جس طرح شریعت نے بیویوں کی تعداد پر چار کی پابندی لگائی ہے اس طرح لونڈیوں کی تعداد پر نہیں لگائی۔ اس معاملہ میں عدم تعین کی وجہ جنگی حالات کا عدم تعین ہے۔

لونڈیوں کے بارے میں اسلامی احکام

5. حکومت کی طرف سے حقوق ملکیت کا باقاعدہ عطا کیا جانا ویسا ہی ایک قانونی فعل ہے جیسا نکاح ایک قانونی فعل ہے۔ لہٰذا کوئی معقول وجہ نہیں کہ جو شخص نکاح میں کسی قسم کی کراہت محسوس نہیں کرتا وہ خواہ مخواہ لونڈی سے تمتع میں کراہت محسوس کرے۔

6. اسیران جنگ میں سے کسی عورت کو کسی شخص کی ملکیت میں دے دینے کے بعد پھر حکومت اسے واپس لینے کی مجاز نہیں رہتی۔ بالکل اسی طرح جیسے کسی عورت کا ولی اس کو کسی نکاح میں دے چکنے کے بعد پھر واپس لینے کا حقدار نہیں رہتا۔

7. اگر کوئی فوجی کمانڈر محض وقتی اور عارضی طور پر اپنے سپاہیوں کو قیدی عورتوں سے شہوانی پیاس بجھا لینے کی اجازت دے دے اور محض کچھ وقت کے لیے انھیں فوج میں تقسیم کرے، تو یہ اسلامی قانون کی رو سے قطعاً ایک ناجائز فعل ہے۔ اس میں اور زنا میں کوئی فرق نہیں اور زنا اسلامی قانون میں جرم ہے (تفہیم القرآن)

8. جنگ میں پکڑی ہوئی عورتوں سے تمتع کے معاملہ میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ اہل کتاب ہی میں سے ہوں ان کا مذہب خواہ کوئی ہو جب وہ تقسیم کر دی جائیں تو جن کے حصہ میں وہ آئیں وہ ان سے تمتع کر سکتے ہیں (اس حکم سے صاف ظاہر ہے کہ لونڈیوں اور غلاموں کے اکثر احکام جنگ کے نتیجے میں پیش آنے والے متنوع حالات سے نبٹنے کے لیے آئے ہیں)۔ اور تاریخ میں جنگوں کے قوانین، رواج اور بعد از جنگ حالات تبدیل ہوتے رہے ہیں اسی لیے اسلام میں اس راستے کو بالکل مسدود نہیں کیا تاکہ اگر پھر سے ایسے ہی حالات سے سابقہ پیش آئے تو ان احکامات سے رہنمائی لی جاسکے

مزید کتب برائے مطالعہ

1. مسئلہ غلامی، تنقیحات حصہ دوم، سید ابوالاعلیٰ مودودی
2. اسلام میں غلامی کی حقیقت - سعید احمد اکبر آبادی
3. حقوق الزوجین - سید ابوالاعلیٰ مودودی
4. پردہ - سید ابوالاعلیٰ مودودی
5. روحِ اسلام (Spirit of Islam) - سید امیر علی